از: جعفر سبحانی (حوزہ علمیہ قم)

زندگانی پیغمبر اسلام (ص)

پہلی ہجرت

سرزمین حبشہ کی طرف مسلمانوں کے ایک گروہ کی ہجرت درحقیقت ان لوگوں کے ایمان و اخلاص کی واضح دلیل ہے ۔ قریش ۔ کے ظلم و جور اور شر و فساد سے نجات حاصل کرنے کیلئے اور مذہبی رسومات کی بجا آوری و خدای وحدہ لاشریک کی عبادت و بندگی کیلئے لازمی پرسکون ماحول کی فراہمی کی خاطر کچھ مسلمانوں نے سرزمین مکہ کو خیرباد کہنے کا فیصلہ کیا۔ ان لوگوں نے یہ طے کر لیا کہ اپنی ذاتی دولت و تجارت اور اپنے خاندان والوں کو چھوڑ کر چلے جائیں لیکن ان لوگوں کی سمجھ میں یہ نہیں آتا تھا کہ کیا کریں اور کہاں جائیں ۔ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ پورے جزیرۃ العرب کو بت پرستی نے اپنے چنگل میں دبوچ رکھا ہے اور اس علاقے کے کسی حصّہ سے توحید کی آواز بلند نہیں کی جاسکتی ہے اور توحید پرستی کے آئین و احکام کو عملی جامہ نہیں پہنایا جاسکتا ہے ۔

آخرکار ان لوگوں نے یہ سوچا کہ اس کا ذکر پیغمبر اسلام(ص) سے کریں ۔ وہ پیغمبر جس کے دین و آئین کی بنیاد "ان ارضی واسعة فایّای فاعبدون " ہے یعنی خ[illegible] کی زمین نہایت وسیع ہے ، تم اپنی زندگی بسر کرنے کیلئے کسی ایک حصّہ کا انتخاب کرلو جہاں تم خدا کی عبادت و بندگی کر سکو۔

پیغمبر اکرم(ص) مسلمانوں کی مفلوک الحالی و بے س[illegible] و سامانی سے بخوبی واقف تھے ۔ انہیں اگرچہ ۔ بن[illegible] ہاشم ۔ کی حمایت حاصل تھی اور ۔ بنی ہاشم ۔ کے نوجوا[illegible] انہیں ہر قسم کی مصائب و آلام سے محفوظ رکھتے تھ[illegible] لیکن ان کے ساتھیوں میں کنیز و غلام اور مفلوک الحال بے سہارا لوگوں کی اکثریت تھی اور سرداران قریش ا[illegible] لوگوں کو ہمہ وقت اذیت پہنچاتے رہتے تھے ۔ قبیلو[illegible] کے درمیان جنگ کی روک تھام کیلئے قبیلے کے طاقتو[illegible] سردار اپنے قبیلے کے ان لوگوں کو بڑی اذیت دیت[illegible]

تھے جو اسلام قبول کرچکے ہوئے تھے ۔ گذشتہ صفحات(شماروں) میں قریش کے ان وحشیانہ مظالم کا تذکرہ کیا جاچکا ہے ۔

چنانچہ جب اصحاب پیغمبر(ص) نے آنحضرت(ص) سے اپنی ہجرت کے بارے میں مشورہ طلب کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

'اگر تم لوگ سرزمین حبشہ کا سفر اختیار کرو تو تمہارے لئے بہت مفید ہوگا کیونکہ ایک طاقتور اور عادل حکمراں کیوجہ سے وہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا ہے ۔ وہ ایک اچھی اور پاک جگہ ہے اور تملوگ وہاں پرسکون زندگی بسر کر سکتے ہو تاوقتیکہ خداوند عالم تمہارے لئے کشادگی و خوشحالی فراہم کردے ۔ ۱

جی ہاں ! ایک ایسا پاکیزہ ماحول ، جہاں مملکت کا نظام ایک صاحب صلاحیت اور عادل آدمی کے ہاتھوں میں ہو بہشت کا نمونہ ہوتا ہے اور اصحاب پیغمبر(ص) ایک ایسی سرزمین کی تلاش میں تھے جہاں وہ سلامتی اور مکمل اطمینان کے ساتھ اپنے دینی اور شرعی فرائض انجام دے سکیں ۔

پیغمبر(ص) کے اس ارشاد کا اثر یہ ہوا کہ ہجرت کی خواہش رکھنے والے لوگوں نے فوراً اپنا سامان سفر باندھ لیا اور مشرکین کی آنکھ بچاکر رات کی تاریکی میں کچھ لوگ پیدل اور کچھ اپنی سواریوں پر جدہ کی طرف روانہ ہو گئے ۔ ان لوگوں کی مجموعی تعداد دس یا پندرہ افراد پر ۲ مشتمل تھی اور انمیں چار مسلمان خواتین بھی شامل تھیں ۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ رسول خدا(ص) نے کسی دوسرے علاقے کا انتخاب کیوں نہ کیا لیکن عربستان کے حالات کا تجزیہ کرنے کے بعد یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ رسول مقبول(ص) نے حبشہ ہی کا انتخاب کیوں کیا تھا ۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ عرب نشین

> اگر تم لوگ سرزمین حبشہ کا سفر اختیار کرو تو تمہارے لئے بہت مفید ہوگا کیونکہ ایک طاقتور اور عادل حکمراں کیوجہ سے وہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا ہے۔

علاقوں میں مشرکین کی اکثریت تھی اور ان علاقوں میں مسلمانوں کا جانا خطرہ سے خالی نہ تھا ۔ اس کے علاوہ قریش کو اپنے اجداد کے دین و آئین سے گہرا لگاؤ تھا اسی وجہ سے وہ اپنے علاقوں میں مسلمانوں کی آمد سے خوش نہ تھے ۔ دوسری طرف عربستان کے یہودی اور عیسائی اکثریت والے علاقوں کی طرف ہجرت کرنا بھی مناسب نہ تھا ۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ دونوں گروہ عرب نسل کو حقیر و ذلیل خیال کرتے تھے ۔

ملک- یمن- شاہ ایران کے زیر اثر تھا اور ایرانی افسران کو یمن میں مسلمانوں کا قیام ہرگز پسند نہ تھا یہاں تک کہ جب خسرو پرویز کو پیغمبر(ص) کا خط موصول ہواتو اس نے فوراً ہی حاکم یمن کے نام یہ مکتوب لکھا کہ-وہ نئے پیغمبر کو گرفتار کر کے ایران بھیج دے- ۔ یمن کی طرح-حیرہ- بھی حکومت ایران کے ماتحت تھا اور شام مکہ سے بہت دور تھا۔ اس کے علاوہ یمن اور شام قریش کا بازار تھا اور قریش ان علاقے کے لوگوں سے گہرے تعلقات رکھتے تھے ۔ پس اگر مسلمانوں نے ان علاقوں

rekhta

مسلمان مہاجرین
نے ارشاد نبوی کے مطابق حبشہ کو
ایک پرسکون سرزمین
پایا۔ یہاں انہیں مکمل آزادی حاصل تھی۔

میں پناہ حاصل کی ہوتی تو یہ بات یقینی تھی کہ قریش کے اشارہ پر یہاں کے لوگ مسلمانوں کو نکال باہر کر دیتے جیسا کہ قریش نے حبشہ کے بادشاہ سے مسلمانوں کو باہر نکال دینے کا مطالبہ کیا تھا لیکن بادشاہ حبشہ نے ان کی درخواست قبول نہیں کی تھی ۔

اس زمانے میں بیوی بچّوں کے ساتھ دریائی سفر اختیار کرنا غیرمعمولی دشواریوں اور پریشانیوں کا باعث ہوتا تھا اس کے باوجود مسلمانوں کا یہ سفر ان کے اخلاص اور پاکیزہ ایمان کی علامت تھا۔

۔ جدہ۔ جو بقول جرجی زیدان اس زمانے میں بندر شعیبہ۔ تھا ، آج کی طرح ایک اہم تجارتی بندرگاہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہ حسن اتفاق تھا کہ دو تجارتی جہاز حبشہ کی طرف روانہ ہونے والے تھے ۔ مسلمانوں نے قریش کے خوف کیوجہ سے ان تجارتی جہازوں میں سفر کرنا قبول کرلیا اور نصف دینار کرایہ ادا کر کے فوراً ان جہازوں پر سوار ہو گئے ۔ کچھ مسلمانوں کے ہجرت کی خبر سرداران مکہ تک پہونچ گئی ۔ ان لوگوں نے اپنے کچھ آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ ان مسلمانوں کو واپس بلالائیں لیکن یہ لوگ بندرگاہ پر اسوقت پہونچے جب تجارتی جہاز جدہ بندرگاہ کی حدود سے باہر نکل چکے

ایک ایسی جماعت کا تعاقب کرنا ، جو اپنے دین و آئین کے تحفظ کی خاطر دوسرے ملک میں پناہ گزیں ہو ، قریش کی شقاوت و سنگدلی کا اہم نمونہ ہے ۔ یہ مہاجرین اپنی آل و اولاد ، گھربار اور تجارت و دولت سے دستبردار ہوچکے تھے لیکن سرداران مکہ پھر بھی اس سفر کے راز سے واقف تھے اور آپس میں اس موضوع پر کانا پھوسی بھی کررہے تھے جس کا تفصیلی ذکر آئندہ ابواب میں کیا جائے گا۔

یہ مہاجرین کسی قبیلے سے کم نہ تھے بلکہ بقول ابن ہشام ۲ ان دس آدمیوں میں سے ہر ایک اپنی جگہ پر ایک قبیلہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس سفر کے بعد دوسرے گروہ کی ہجرت کا موقع سامنے آگیا جسمیں سب سے آگے ۔جعفر ابن ابیطالب۔ تھے ۔ یہ ہجرت پوری آزادی کے ساتھ عمل میں آئی لہذا کچھ لوگ اپنے بیوی بچوں کو بھی اپنے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہوگئے اور اس طرح سرزمین حبشہ میں مسلمان مہاجرین کی مجموعی تعداد ۸۲ افراد تک پہونچ گئی اور ان مہاجرین کے ساتھ جانے والے یا حبشہ میں پیدا ہونے والے بچّوں کا شمار بھی کیا جائے تو مہاجرین کی مجموعی تعداد اس سے زیادہ ہو جاتی ہے ۔

مسلمان مہاجرین نے ارشاد نبوی کے مطابق حبشہ کو ایک پرسکون سرزمین پایا ۔ یہاں انہیں مکمل آزادی حاصل تھی ۔ چنانچہ ۔ ابی سلمہ ۔ کی بیوی ۔ام سلمہ ۔ جنھیں بعد میں رسول خدا کی زوجیت کا شرف بھی حاصل ہوا ، حبشہ کے بارے میں بیان کرتی ہیں کہ : ۔جب ہم لوگوں نے سرزمین حبشہ میں سکونت اختیار کی تو ہمیں ہر

طرح کی حمایت حاصل ہوئی ۔ اس ملک میں ہملوگوں کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ تھی اور ہملوگوں سے کوئی بدکلامی بھی نہیں کرتا تھا ۔" ٤

اس کے علاوہ مہاجرین کے بعض اشعار سے بھی پتہ چلتا ہے کہ سرزمین حبشہ میں مسلمان مہاجرین ایک خوشحال ماحول میں زندگی بسر کررہے تھے ۔ اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے مسلمان مہاجرین عبداللہ بن حرث کی طولانی نظم کے تین اشعار بطور نمونہ حاضر خدمت ہیں ۔ قارئین کرام مزید تفصیلات کیلئے سیرۂ ابن ہشام کا مطالعہ کرسکتے ہیں ۔ ٥

---

١ ۔ "لوخرجتم اي ارض الحبشة فان بهاملكالآيظلم عنده احدوهي ارض صدق حتى يجعل الله لكم فرجة ماانتم فيها." سیره ابن هشام جلداول ص ۔ ٣٢١ وتاريخ طبری جلد دوم ص ۔ ٧٠

٢ ۔ تاريخ طبری جلد٢ ص ۔ ٧٠

٣ ۔ سيره ابن هشام جلد اول ص ۔ ٢٤٥

٤ ۔ لما نزلنا ارض الحبشة جاورنا بهاخيرجارالنجاشی امناعلى ديننا وعبدناالله لانؤذى ولانسمع شيئا.

٥ ۔ كل امرىء من عباداللہ مضطهد ۔ ببطن مكة مقهوم و مفتون

انا وجدنا بلاد الله واسعة ۔ تنجى من الذل والمخزاة والهون

فلاتقيموا على ذل الحياة وخزى ۔ فى الممات وعيب غيرمامون

سيره ابن هشام جلد ١ ص ۔ ٣٥٣

بقیہ ضمیمہ ۔ مکہ میں عظیم الشان مظاہرہ

ہیں کہ اسرائیل کی نابودی ہی مسئلہ فلسطین کا واحد حل ہے ۔

٦ ۔ ہم فلسطین و عراق و لبنان و کشمیر و افغانستان اور دنیا کے دیگر سامراج غلام ممالک میں مظلوم مسلمانوں کے وحشیانہ و بیرحمانہ قتل عام کو عالمی سامراج بالخصوص، امریکہ کی اسلام دشمن سازش کا ایک حصہ قرار دیتے ہیں جس کا مقصد ان ممالک میں عوام کی اسلام پسندانہ تحریکوں کا مقابلہ کرنا ہے لہذا ہم دنیا کے تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ باہمی اتحاد کے ساتھ ان طاقتوں پر ٹوٹ پڑیں کیونکہ ان الله مع المؤمنين ۔

٧ ۔ ہم مغربی تہذیب سے اپنی شدید نفرت کا اعلان کرتے ہوئے ملت اسلامیہ کو امریکی سامراج کے ثقافتی اور تہذیبی حملات کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں جس کے فروغ کے لئے جدید ترین ٹکنولوجی کا استعمال کیا جارہا ہے ۔ ہم اس سلسلے میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ حقیقی اسلام محمدی (ص) کے گرانقدر آئین و احکام کی سخت پیروی کے ذریعہ ہی ان ثقافتی حملات کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے ۔

٨ ۔ ہم صدر جمہوریہ اسلامی ایران حجت الاسلام ہاشمی رفسنجانی کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے ان کی خدمتگزار حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ مشرکین سے برائت نامی اس مظاہرہ کی تشکیل کی اور امسال مراسم حج میں ہملوگوں کو ہر ممکن سہولت فراہم کی ہے ۔

السلام علیکم ورحمة الله و برکاته